© rasailojaraid.com

اس گول دائرہ میں سرخ نشان کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا زرِ سالانہ یا تو واجب الادا ہے اور یا ختم ہو چکا ہے ۔ برائے مہربانی اپنا زرِ سالانہ جلد بھجوائیں ــــ ایک ماہ تک کوئی جواب نہ آنے کی صورت میں آئندہ شمارہ آپ کی خدمت میں بذریعہ وی پی پی روانہ کر دیا جائیگا، جسے وصول کرنا آپ کا اخلاقی فریضہ ہوگا ــــ امید ہے آپ ادارہ سے تعاون فرمائیں گے !

فہرست مضامین

کلمة الحرمين

۱۔ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ..... ! رئیس التحریر "حرمین" ۳

مقالات

۲۔ حج و عمرہ — محترم مولانا مختار احمد ندوی ۸

۳۔ عائلی زندگی اور مسلمان بیوی کے فرائض — محترمہ ثریا بتول سپر اگیلانی ۱۹

نقد و تحقیق

۴۔ خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم — محترم مولانا عزیز زبیدی ۲۷

۵۔ قربانی کے جانور کی عمر؟ — جناب مولانا مقصود احمد ۳۶

سیرت و تاریخ

۶۔ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رح اور ان کی علمی خدمات — جناب ملک عبدالرشید عراقی ۴۲

قلمی معاونین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مضامین خوشخط، باحوالہ، کاغذ کی صرف ایک طرف تحریر فرمائیں ،

جزاکم اللہ !

(مدیر)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کلمۃ الحرمین — رئیس التحریر "حرمین"

"نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یجصص القبر...!"

دلیل پیش کیجیے، اور مسمار شدہ قبے سونے چاندی سے تعمیر کروائیے!

صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

"نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یجصص القبر وان یقعد علیه وان یبنی علیه" (کتاب الجنائز)

"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ بنانے، ان پر (مجاور بن کر) بیٹھنے اور ان پر عمارت تعمیر کرنے سے منع فرمایا ہے!"

اسی پر بس نہیں، آپ نے اونچی قبریں گرانے کا حکم بھی دیا، اور حضرت علی رض کو اس کام پر باقاعدہ مقرر فرمایا ـــ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی حضرت ابو الھیاج اسدیؒ کو اسی مشن پر مامور فرمایا ـــ چنانچہ صحیح مسلم ہی میں ہے، ابو الھیاج اسدیؒ خود بیان فرماتے ہیں:

"قال لی علی بن ابی طالب الا ابعثك علی ما بعثنی علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لا تدع تمثالاً الا طمسته ولا قبراً مشرفاً الا سویته" (باب الامر بتسویة القبر)

"مجھ سے حضرت علی رض نے فرمایا، کیا میں تجھے اس کام کے لیے مقرر نہ کروں، جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمایا تھا؟ ـــ اور وہ یہ کہ جو بھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تصویر ہو، اسے مٹا ڈالو! اور جو قبر بھی اونچی ہو، اسے زمین کے برابر کر دو!"

یہی حدیث جامع ترمذی میں بھی ہے، اور امام ترمذیؒ یہ حدیث درج کر کے فرماتے ہیں:

"حدیثُ علیٍّ حدیث حسن والعمل علیٰ هٰذا عند بعض اهل العلم یکرهون ان یرفع القبر فوق الارض، قال الشافعی اکره ان یرفع القبر الا بقدر ما یعرف انه قبر لکیلا یوطأ ولا یجلس علیه"

(کتاب الجنائز)

کہ "حضرت علیؓ کی یہ حدیث حسن ہے، بعض اہلِ علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے، وہ یہ ناپسند کرتے ہیں کہ قبر زمین سے اونچی رکھی جائے (یعنی زمین کے برابر رکھنا بہتر ہے) — امام شافعیؒ فرماتے ہیں، میں قبر کو زیادہ اونچا کرنا ناپسند کرتا ہوں۔ قبر صرف **اسی** قدر اونچی کی جائے، جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ یہ قبر ہے، تاکہ کوئی نہ تو اسے روند سکے اور نہ اس پر بیٹھ سکے!"

حضرت ثمامہ بن شفیؒ بیان کرتے ہیں، ہم سرزمینِ روم کے جزیرہ رُوْدِس میں حضرت فضالہؓ بن عبید کے ساتھ تھے کہ ہمارے ایک ساتھی کا انتقال ہو گیا:

"فامر فضالة بن عبید بقبره فسُوّیَ ثم قال سمعتُ رسولَ الله صلی الله علیه وسلم یامر بتسویتها۔" (صحیح مسلم، ج ۲، ص ۶۶۶)

"تو حضرت فضالہؓ بن عبید نے (اسے دفنانے کے بعد) حکم دیا کہ اس کی قبر کو (زمین کے) برابر کر دیا جائے۔ پھر فرمایا: (میں نے یہ حکم اس لئے دیا ہے کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپؐ قبروں کو زمین کے برابر کرنے کا حکم دیتے تھے۔"

احادیث کے حوالہ جات کے بعد مزید کسی حوالہ کی ضرورت تو نہیں رہتی، تاہم اتمامِ حجت کے لئے ہم یہاں فقہ حنفی سے بھی زیرِ بحث مسئلہ پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں — امام ابو حنیفہؒ کے تلمیذِ خاص اور فقہ حنفی کے مدوّنِ اول امام محمدؒ لکھتے ہیں:

"ارفعوا القبر حتی یعرف انه قبر فلا یوطأ قال محمد وبه ناخذ ولا نری ان یزاد علی ما خرج منه، ونکره ان یجصص او یطین او یجعل عنده مسجد او علم او یکتب علیه ویکره

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الآجر ان یبنی بہ او یدخل القبر ولا نری برش الماء علیہ بأسًا وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالٰی۔"

(کتاب الآثار ص ۵۲)

"قبر صرف اس قدر اونچی کرو کہ وہ پہچانی جا سکے، تاکہ روندی نہ جائے، یہی ہمارا مسلک ہے۔ قبر سے جو مٹی نکلتی ہے، اس سے زائد مٹی اس پر ڈالنے کے بھی ہم قائل نہیں۔ نیز ہمارے نزدیک یہ مکروہ ہے کہ قبر کو پختہ کیا جائے، یا اسے مٹی سے لیپا جائے، یا اس کے پاس مسجد یا کوئی علامت قائم کی جائے، یا اس پر کچھ لکھا جائے۔ اور یہ بھی مکروہ ہے کہ قبر پر پختہ اینٹوں سے کچھ تعمیر کیا جائے، یا قبر کے اندر پختہ اینٹ استعمال کی جائے، ہاں قبر پر پانی کے چھڑکاؤ میں ہم کوئی حرج نہیں سمجھتے، اور یہی قول ابو حنیفہؒ کا ہے!"

امام ابو حنیفہؒ کے دوسرے شاگردِ خاص قاضی ابو یوسفؒ لکھتے ہیں:

"عن ابی حنیفۃ عن ابراھیم انّہ کان یکرہ ان یجعل علی القبر علامۃ وان یضع علی اللحد اجرًا وان یجصص القبر۔"

(کتاب الآثار ص ۸۴)

"امام ابو حنیفہؒ اپنے استاد ابراہیمؒ سے روایت کرتے ہیں، وہ اس بات کو مکروہ جانتے تھے کہ قبر پر کوئی علامت قائم کی جائے، یا لحد پر پختہ اینٹ استعمال کی جائے یا قبر کو پختہ بنایا جائے!"

فقہ حنفی کی معتبر ترین کتاب ہدایہ میں ہے:

"ویکرہ الآجر والخشب لانھما لاحکام البناء والقبر موضع البلی۔۔۔ الخ!"

"قبر کے لئے پختہ اینٹ اور لکڑی کا استعمال مکروہ ہے، اس لئے کہ یہ دونوں چیزیں تو کسی عمارت کو پختہ کرنے کے لئے استعمال ہوتی ہیں، جبکہ قبر بوسیدگی کی جگہ ہے!"

یاد رہے، مذکورہ اقوال میں لفظ "مکروہ" "حرام ہونے" کے معنوں میں ہے۔ جیسا کہ ردّ المحتار، شرح درِ مختار ج ۱، ص ۲۰۷ پر ہے:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"واعلم ان المکروہ اذا اطلق فی کلامھم فالمراد منہ التحریم۔"

"جان لیجیئے کہ ان فقہا کے کلام میں جب "مکروہ" کا لفظ مطلق استعمال ہو، تو اس سے مراد "حرام ہونا" ہے"!

علاوہ ازیں "ملفوظات" حصہ سوم مصنفہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی کی درج ذیل عبارت ملاحظہ ہو:

"عرض: قبر کا اونچا بنانا کیسا ہے؟"

ارشاد: خلافِ سنت ہے۔ میرے والد ماجد، میری والدہ ماجدہ، میرے بھائی کی قبریں دیکھیئے، ایک بالشت سے اونچی نہ ہونگی!" (ص ۸۶)

"الزبدۃ الزکیہ" ص ۶۵ پر ہے:

"قبر کے اوپر چنائی کرنا یا قبر پر بیٹھنا یا اس کی طرف نماز میں منہ کرنا سب منع ہے!"

ایک مسلمان کو تو فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بس کرتا ہے، لیکن چونکہ ہمارے ملک کی اکثریت فقہ حنفی کی پیروکار ہے اور "بریلوی" نسبت بھی رکھتے ہیں ــــ قطع نظر اس سے کہ یہ بھی ایک اچنبھا ہی ہے، یعنی کلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا، لیکن پیروی آپؐ کے علاوہ دوسروں کی اسی طرح نسبت بھی آپؐ کو چھوڑ کر مولویوں کی طرف ــــ فیا للعجب! اسی لئے ہم نے احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے قبروں پر عمارتیں (قبّے اور گنبد وغیرہ) تعمیر کرنے کی ممانعت نقل کرنے کے علاوہ فقہ حنفی کی رو سے بھی ان کے حرام ہونے کی صراحت کر دی ہے، اور لگے ہاتھوں بریلویوں کے پیشوا مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کا فتویٰ بھی نقل کر دیا ہے ــــ جبکہ صحیح مسلم اور جامع ترمذی کی حدیثوں سے حضرت علیؓ کا طرزِ عمل بھی ظاہر ہے کہ آپؓ نہ صرف اونچی قبریں مسمار کرنے کے مشن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مقرر ہوئے، بلکہ آپؓ نے حضرت ابو ہیاج اسدی کو خود بھی اسی کام پر مقرر فرمایا ــــ تب کیا عجیب بات نہیں کہ حنفی بریلوی کہلوانے والے اور حضرت علیؓ سے انتہائی عقیدت کا دم بھرنے والے ہی قبروں پر گنبد وغیرہ تعمیر کرنے کے حق میں، اور سعودی حکومت کی مخالفت میں محض اس لئے پیش پیش ہیں کہ اس حکومت کے بانی جناب سلطان عبدالعزیزؒ نے ارشاداتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے پختہ قبروں اور قبوں کو ڈھا کر تمام قبروں کو یکساں کر دیا تھا، ــــ آخر سلطان کا قصور کیا ہے؟ انہوں نے وہی کام کیا جس کا حکم جنابِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو دیا! پھر حضرت علیؓ نے نہ صرف یہ کام خود انجام

© rasailojaraid.com